سلسلہ اصلاحی خطباتِ جمعہ و دروس نمبر: 6

روزہ

کی اہمیت و فضیلت اور اسلافِ امت کا روزوں کا اہتمام

مولانا محمد نعمان صاحب

مولانا محمد نعمان صاحب کی تالیفات، تحریری و تقریری بیانات
اور تعارف کتب کے لیے اس واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں 3191982676 92

روزے کی اہمیت وفضیلت اوراسلافِ امت کا روزں کا اہتمام

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا،وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا،مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ،وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَاشَرِيكَ لَهُ،وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.أمّابعد:فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰى فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ﴾(البقرة:١٨٣)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلاَ يَرْفُثْ وَلاَ يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ، فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ .❶

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ:شَهَادَةُأَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ،وَإِقَامُ الصَّلَاةُ،وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ،وَالحَجُّ،وَصَوْمُ رَمَضَانَ.❷

❶صحيح البخاري: كتاب الصوم: باب:هل يقول إني صائم إذا شتم، رقم الحديث١٩٠٤

❷صحيح البخاري: كتاب الإيمان،باب قول النبي صلى الله عليه وسلم بني الإسلام على خمس،رقم الحديث:٨

میرے انتہائی واجب الاحترام، قابل صد احترام، بھائیوں، دوستوں اور بزرگوں!
میں نے جن آیات اور احادیث کا تذکرہ کیا ان میں رمضان کے روزوں کی اہمیت اور فرضیت کا بیان ہے، روزہ نام ہے عبادت کی نیت سے صبحِ صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے اور جماع سے رُکے رہنا۔ یہ عبادت اسلام سے پہلے دیگر مذاہب میں بھی کیفیت وکمیت کے فرق کے ساتھ مشروع تھی اور اس امت میں بھی مشروع ہے، قرآن وحدیث میں رمضان کے روزے کی فرضیت اور فضیلت کو بڑے اہتمام سے بیان کیا ہے۔

رمضان کے روزوں کی فرضیت

قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿یـا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ. أَیَّامًا مَعْدُودَاتٍ فَمَنْ کَانَ مِنکُم مَرِیْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَیَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِینَ یُطِیْقُونَهُ فِدْیَةٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَهُوَ خَیْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَیْرٌ لَکُمْ إِنْ کُنتُمْ تَعْلَمُونَ. شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنْزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ کَانَ مَرِیضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَیَّامٍ أُخَرَ یُرِیدُ اللَّهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیدُ بِکُمُ الْعُسْرَ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُونَ﴾ (البقرۃ: ۱۸۳ تا ۱۸۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کردیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تمہارے اندر تقوی پیدا ہو۔ گنتی کے چند دن روزے رکھنے ہیں، پھر بھی اگر تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرلے، اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہوں وہ ایک مسکین کو کھانا

کھلا کر (روزے کا) فدیہ ادا کردیں، اس کے علاوہ اگر کوئی شخص اپنی خوشی سے کوئی نیکی کرے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہے، اور اگر تم کو سمجھ ہو تو روزے رکھنے میں تمہارے لیے زیادہ بہتری ہے۔ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت، اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کردیتی ہیں، لہذا تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے، اور اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرلے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا، تاکہ (تم روزوں کی) گنتی پوری کرلو، اور اللہ نے تمہیں جو راہ دکھائی اس پر اللہ کی تکبیر کہو اور تاکہ تم شکر گزار بنو۔ (آسان ترجمہ قرآن: ص ۹۷)

ان آیات میں واضح طور پر روزوں کی فرضیت اور اہتمام کو بیان کیا گیا ہے۔

روزہ اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہے

آپ رسول اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بُنِیَ الإِسْلَامُ عَلَی خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةُ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالحَجُّ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ. (۱)

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

---

(۱) صحیح البخاری: کتاب الإیمان، باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بنی الإسلام علی خمس، رقم الحدیث: ۸

رمضان کے روزے اللہ نے فرض کئے ہیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ،وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ ،فَلَمَّا فَرَضَ اللَّهُ رَمَضَانَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ،وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ. (1)

ترجمہ: رمضان کا روزہ فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا، جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص عاشورہ کا روزہ رکھنا چاہے تو رکھے اور جس کا جی نہ چاہے تو وہ نہ رکھے۔

پہلی حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے روزے رکھنا اسلام کے ارکانِ خمسہ میں سے ہے، اور دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ رمضان کے روزے اللہ رب العزت نے فرض کئے ہیں، اب دیگر روزوں کی فرضیت ختم ہوگئی ہے۔

روزوں کی چھ قسمیں

۱......فرض جیسے رمضان کے روزے۔

۲......واجب، پھر اسکی دو قسمیں ہیں، پہلی قسم: واجب معین جیسے کسی خاص دن روزہ رکھنے کی منت ماننا۔ دوسری قسم: واجب غیر معین جیسے کفارات کے روزے یا قضاء روزے۔

۳......سنت جیسے یوم العاشوراء اور یوم عرفہ کا روزہ۔

۴......نفل جیسے ایام بیض کے روزے اور جمعرات اور پیر کا روزہ۔

(1) صحيح البخاری: كتاب الحج، بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ، رقم الحديث: ۱۵۹۲

۵......مکروہ تنزیہی جیسے صرف یوم عاشورہ یعنی دس محرم الحرام کا روزہ رکھنا اور اس کے ساتھ نو یا گیارہ کا روزہ نہ ملانا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر میں اگلے سال تک رہا تو نو محرم الحرام کا روزہ بھی رکھوں گا۔ ❶

۶......مکروہ تحریمی جیسے عیدین کے دن روزہ رکھنا اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا، اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے کہ یہ ایام کھانے پینے کے ایام ہیں، (اس میں اللہ رب العزت کی طرف سے بندے کی مہمان نوازی ہے اس لئے اِس میں روزے سے منع کیا گیا ہے۔) ❷

احادیثِ مبارکہ میں رمضان کے روزوں کی اہمیت اور فضائل کو تفصیل سے بیان کیا ہے اور اس پر ملنے والے اجر وثواب کو بھی اہتمام سے بیان کیا گیا ہے۔

روزوں کے برابر کوئی عمل نہیں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟

کونسا عمل افضل ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ. ❸

روزہ رکھو، اسکے برابر کوئی نہیں ہے۔

❶ صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب أیّ یوم یصام فی عاشوراء، رقم الحدیث: ۱۱۳۴

❷ صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب تحریم صوم أیام التشریق، رقم الحدیث: ۱۱۴۱/نور الایضاح: کتاب الصوم: فصل فی صفة الصوم وتقسیمه، ج ۱ ص ۱۲۶، ۱۲۷

❸ سنن النسائی: کتاب الجنائز: فضل الصیام، رقم الحدیث: ۲۲۲۲

روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: وَالإِمَامُ العَادِلُ، اَلصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ تُحَمَلُ عَلَى فَوْقَ الغَمَامِ وَيُفْتَحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاوَاتِ وَيَقُولُ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ. ❶

ترجمہ: تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی، عادل حکمران کی، روزے دار کی یہاں تک افطار کرے، مظلوم کی، اللہ تعالی انکی دعاؤں کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں، اور انکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: میری عزت کی قسم! میں تمھاری مدد کروں گا اگر چہ کچھ وقت گذر جائے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزے دار کی اتنی فضیلت ہے کہ اللہ رب العزت روزے دار کی دعا رد نہیں فرماتے۔

روزہ داروں کیلئے جنت کا مخصوص دروازہ ہے

حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ القِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ. ❷

ترجمہ: جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازے سے روزے دار ہی داخل ہوں گے کوئی دوسرا داخل نہ ہوگا، کہا جائے گا کہ روزہ دار کہاں

❶ مسند أحمد: مسند أبي هريرة، ج ١٣، ص ٤١٠، رقم الحديث: ٨٠٤٣

❷ صحيح البخاري: كتاب الصوم: باب: الريان للصائمين، رقم الحديث: ١٨٩٦

ہیں؟ وہ لوگ کھڑے ہوں گے اس دروازہ سے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہو سکے گا، جب وہ داخل ہو جائیں گے تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا اور اس میں کوئی داخل نہ ہوگا۔

چونکہ ریان کا معنی ہے ''سیراب کرنے والا'' دنیا میں انہوں نے پیاس برداشت کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اِن کو جنت کی نہروں اور حوضِ کوثر سے سیراب کرے گا۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ، إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ. ❶

ترجمہ: ابن آدم کا ہر عمل اُس کے لئے ہے سوائے روزے کے، وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: روزے کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود دیگا، اللہ تعالیٰ جو تمام جہان کا رب ہے، بدلہ دینے میں سخاوت سے کام لے گا، کم نہیں دیگا، اور اللہ رب العزت اپنی شایانِ شان بدلہ عطا فرمائے گا۔ اور بعض شارحین نے حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ روزے کا بدلہ میں خود ہوں۔

روزے کی دیگر عبادت پر فضیلت کی وجہ

روزہ کو دوسری عبادتوں پر فضیلت دو وجہوں سے حاصل ہے، ایک وجہ تو یہ ہے کہ روزہ کھانے پینے اور جماع کرنے سے رکنے کا نام ہے۔ یہ تمام اعمال باطنی ہیں، ان میں سے کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو آنکھ سے نظر آئے، باقی تمام عبادات نظر آنے والی ہیں، روزہ کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا، اس کا مطلب یہ ہے کہ روزہ دراصل باطن کے صبر کا نام ہے۔

❶ صحیح البخاری: کتاب الصوم: باب: هل يقول إني صائم إذا شتم، رقم الحديث ۱۹۰۴

دوسری وجہ یہ ہے کہ روزہ دشمن خدا شیطان لعین پر غلبے کا دوسرا نام ہے، شیطان بندگان خدا کو بہکانے کے لیے شہوات وخواہشات کے ذرائع اختیار کرتا ہے، کھانے، پینے سے ان شہوتوں کو قوت حاصل ہوتی ہے، اور روزہ رکھنے سے انسانی خواہشات اور شہوات کم ہوجاتی ہیں، تو روزہ انسان کے لئے گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے۔ ❶

روزے کی جزاء کی نسبت اللہ رب العزت کی طرف کی جانے کی حکمت

روزہ کی نسبت خداوند قدوس کی طرف خاص طور پر اسی لیے کی گئی ہے کہ روزے سے شیطان کا قلع قمع ہوتا ہے، اس کے چلنے کی جگہیں اور راہیں مسدود ہوتی ہیں، اپنے دشمن کی بیخ کنی کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ اپنی خاص مدد اور نصرت سے نوازتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت بندے کی مدد ونصرت یعنی اعمال پر موقوف ہے۔ ارشادِ باری تعالی ہے:

إِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ. (محمد: ۷)

ترجمہ: اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جمادے گا۔

عمل کرنا بندے کا فعل ہے اور ہدایت کی جزاء دینا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے، چنانچہ قرآن پاک میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا. (العنكبوت: ٦٩)

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں، ہم ان کو اپنے (قرب و ثواب یعنی جنت کے) راستے ضرور دکھادیں گے۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

اِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ. (الرعد: ۱۱)

ترجمہ: واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت میں تغیر نہیں کرتا جب تک کہ وہ لوگ خود اپنی (صلاحیت کی) حالت کو نہیں بدل دیتے۔ ❷

---

❶ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصوم، الفصل الثاني، ج ۱ ص ۲۳۱، ۲۳۲

❷ إحياء علوم الدين: كتاب أسرار الصوم، الفصل الثاني، ج ۱ ص، ۲۳۲

روزے دار کیلئے دو خوشیاں ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ. ❶

ترجمہ: روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، جب افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ اور جب اپنے رب سے ملے گا تو روزہ کے سبب سے خوش ہوگا۔

دیکھیں! انسان کو دو خوشیاں ہوتی ہیں، ایک خوشی تب ہوتی ہے جس وقت وہ افطاری کرتا ہے، اس لیے جب مغرب کی نماز کے لیے آتے ہیں، ہشاش بشاش ہوتے ہیں، مسکراتا ہوا انسان آتا ہے، راستہ میں جو ملتا ہے خندہ پیشانی سے ملتا ہے، افطاری کے وقت دل بڑا خوش ہوتا ہے۔ دوسری خوشی تب ہوگی جب اللہ تعالی سے قیامت کے دن ملے گا، اور اللہ تعالی اسکو روزے کا بدلہ دیگا تو یہ خوش ہوگا۔

اسکے علاوہ بھی روزے کے بہت سے فضائل ہیں، تو رمضان کے روزے رکھنے کا بھر پور اہتمام کرنا چاہیے، معمولی اعذار کی وجہ سے روزہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ رمضان کے روزوں کے ساتھ ساتھ دیگر نفلی روزہ رکھنے کا بھی اہتمام کرنا چاہیے، احادیثِ مبارکہ میں اِن روزوں کے بڑے فضائل بیان ہوئے ہیں۔

❶ صحیح البخاری: کتاب الصوم: باب: هل يقول انی صائم اذا شتم، رقم الحدیث: ۱۹۰۴

سال بھر میں مسنون روزے

۱......یوم عاشوراء کا روزہ

یوم عاشوراء محرم الحرام کی دس تاریخ کو کہا جاتا ہے، اس دن روزہ رکھنے سے گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صِيَامُ يَوْمِ عَاشُورَاءَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ. ❶

ترجمہ: عاشوراء کے دن روزہ رکھنا مجھے اللہ کی ذات سے امید ہے کہ گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف ہونگے۔

البتہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا گیا کہ یہود شکرانہ کے طور پر عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ سال عاشورہ کے روزہ کے ساتھ نو محرم کو بھی روزہ رکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا تھا، کہ آئندہ سال میں زندہ رہا تو نو محرم کو بھی روزہ رکھوں گا، اس بناء پر فقہاءِ کرام نے عاشورہ کے ساتھ نو محرم کے روزہ کو مستحب قرار دیا ہے اور مشابہتِ یہود کی بنا پر صرف عاشورہ کا روزہ رکھنے کو مکروہِ تنزیہی قرار دیا ہے، تاہم اگر کسی بنا پر دو روزے رکھنا دشوار ہو تو صرف عاشورہ کا روزہ رکھ لینا چاہیے تاکہ اس کی فضیلت سے محرومی نہ ہو۔

عاشوراء کے روزہ کی تین صورتیں ہیں:

(۱) نویں، دسویں اور گیارہویں تینوں کا روزہ رکھا جائے۔

(۲) نویں اور دسویں یا دسویں اور گیارہویں کا روزہ رکھا جائے۔

(۳) صرف دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے۔

❶ سنن الترمذی: أبواب الصوم، باب ما جاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء، رقم الحدیث: ۷۵۲

ان میں پہلی صورت سب سے افضل ہے، اور دوسری صورت کا درجہ اس سے کم ہے، اور تیسری شکل کا درجہ سب سے کم ہے، اور تیسری صورت کا درجہ جو سب سے کم ہے اسی کو فقہاء نے کراہتِ تنزیہی سے تعبیر کیا ہے، تو افضل یہ ہے کہ دسویں کیساتھ نویں یا گیارہویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں۔

۲...... یوم عرفہ کا روزہ

یوم عرفہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو کہا جاتا ہے، اس دن روزہ رکھنے بھی بڑی فضیلت ہے، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ،إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ. ❶

ترجمہ: جو عرفہ کے دن روزہ رکھے گا مجھے امید ہے اللہ سے اللہ اس کے ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہ معاف کردے گا۔

تو عمل بہت مختصر ہے اور فضیلت بہت زیادہ ہے اس لئے انسان اس کا بھی اہتمام کرے، سال میں ایک دن آتا ہے، اسکی اتنی بڑی فضیلت ہے تو موقع ہاتھ سے نہ جائے، ہوسکے تو عشرہ ذی الحجہ کے پورے روزے رکھے جائے، حدیث میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَامِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الأَيَّامِ الْعَشْرِ، فَقَالُوا:يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَاالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:وَلَاالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ،إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ. ❷

❶ سنن الترمذی:أبواب الصوم،باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة،رقم الحدیث: ۷۴۹

❷ سنن الترمذی:أبواب الصوم :باب ما جاء فی العمل فی أیام العشر، رقم الحدیث: ۷۵۷)

ترجمہ: اعمال صالحہ اللہ تعالیٰ کو ان دس دنوں میں باقی دنوں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ ہیں، صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں؟ فرمایا: اللہ کے راستے میں جہاد بھی نہیں، مگر یہ کہ کوئی شخص جان مال سمیت نکلے اور پھر کچھ بھی لے کر واپس نہ لوٹے (بلکہ مال خرچ کر دے اور جان کی قربانی بھی دے دے۔)

یہاں بات یہ سمجھ لینی چاہیے کہ عرفہ کے دن، جو دراصل حج کا اہم ترین دن ہے، روزہ کی یہ فضیلت غیر حاجیوں کے لیے ہے کہ اس طرح حجاج کرام پر نازل ہونے والی رحمتوں اور برکتوں میں شامل ہو سکتے ہیں، جب کہ حجاج کے لیے مقبول ترین عمل اس دن وقوفِ عرفات ہے، اگر حجاج اس دن روزہ رکھیں گے تو انہیں وقوفِ عرفہ کے بعد مزدلفہ جانے میں مشکل پیش آئے گی، لہٰذا حجاج کرام کے لیے اس دن روزہ نہ رکھنا بہتر ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع والے دن اپنے عمل سے امت کو تعلیم بھی یہی دی ہے۔ اور آپ نے اپنے حج کے سال میں اس دن روزہ نہیں رکھا، چنانچہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

إِنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ مَيْمُونَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ، وَهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ. ❶

ترجمہ: لوگ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک میں پڑ گئے، چنانچہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دودھ کا ایک پیالہ بھیجا جس وقت کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دودھ سے پیا جبکہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہے تھے۔

❶ صحیح مسلم: کتاب الصیام، باب استحباب الفطر للحاج بعرفات یوم عرفة، رقم الحدیث: ۱۱۲۴

۳......شوال کے چھ روزے رکھنا

حدیث میں اسکی بھی بڑی فضیلت آہوئی ہے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ، كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ. ❶

ترجمہ: جو رمضان کے روزے رکھے، اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے، اس کا اتنا ثواب ہے گویا کہ اس نے ساری زندگی روزے رکھے۔

اگر مسلمان کی زندگی کا یہی معمول بن جائے کہ وہ ہر سال رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ساتھ شوال کے چھ روزوں کا بھی اہتمام کرتا رہے تو یہ ایسے شمار ہوگا، جیسے: اس نے پوری زندگی روزوں میں ہی گزاری ہو۔

مذکورہ فضیلت کے علاوہ علماء کرام فرماتے ہیں کہ رمضان المبارک کے روزوں میں جو کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں، شوال کے ان چھ روزوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کمیوں اور کوتاہیوں کو دور فرما دیتے ہیں۔ اس طرح ان چھ روزوں کی رمضان کے فرض روزوں سے وہی نسبت ہوگی جو سنن ونوافل کی فرض نمازوں کے ساتھ ہے کہ اللہ تعالیٰ سنن ونوافل کے ذریعہ فرض نمازوں کی کوتاہیوں کو دور کر دیتے ہیں۔

فائدہ: عوام الناس میں یہ بات بھی مشہور ہے کہ جو شخص شوال کے چھ روزے رکھنا چاہے، تو وہ ضرور عید کے اگلے ہی دن روزہ رکھے ورنہ پھر شوال کے روزے ادا نہ ہوں گے۔ شریعت کی رو سے اس کی کوئی اصل نہیں، شوال کے روزے عید کے بعد شوال ہی کے مہینے میں رکھنے چاہیے۔ البتہ شروع شوال میں چھ روزوں کا مکمل طور پر رکھنا افضل ہے، ورنہ پورے مہینے میں جن دنوں میں بھی رکھ دیئے جائیں تو یہ فضیلت حاصل ہوگی، اور یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے روزے مسلسل رکھے اور چاہے وقفے کے ساتھ رکھے۔

---

❶ صحیح مسلم: كتاب الصوم، باب استحباب صوم ستة أيام من شوال، رقم الحديث: ١١٦٤

شریعت میں ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے، تو جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے گویا اُس نے دس ماہ روزے رکھے، پھر شوال کے چھ روزے ساٹھ کے برابر ہیں، تو یہ دو ماہ ہو گئے، تو جو شخص رمضان اور شوال کے چھ روزے رکھے گا گویا اُس نے سارا سال روزے رکھے، حدیث ''كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ'' سے اِسی بات کو بیان کیا ہے۔

۴...... ہر ماہ تین روزے رکھنا

ہر مہینے تین روزے رکھنا، بہتر یہ ہے کہ ہر اسلامی مہینے کے ایامِ بیض میں روزے رکھے تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو یہ نفلی روزے ہے، حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِسے بڑے اہتمام سے بیان فرمایا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی:

أَوْصَانِي خَلِيْلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاثٍ: صِيَامِ ثَلاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحَى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. ❶

ترجمہ: ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنا، چاشت کی دو رکعت نماز پڑھنا اور سونے سے پہلے وتر نماز پڑھنا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ كُلَّ شَهْرٍ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِنَّ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ. ❷

ترجمہ: تمہارے لیے کافی ہے کہ تم ہر مہینے میں تین دن روزے رکھو، ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے، یوں تمہیں سارا زمانہ روزہ رکھنے کا ثواب ملے گا۔

یعنی ہر نیکی دس کے برابر ہے، تو گویا تین دن روزے رکھنا پورا مہینہ روزہ رکھنے کے برابر ثواب ہے، اور اگر کوئی شخص ہر مہینے تین دن روزے رکھتا ہے تو گویا اُس نے سارا زمانہ روزہ رکھے۔

❶ صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب صيام أيام البيض، رقم الحديث: ١٩٨١

❷ صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب حق الجسم في الصوم، رقم الحديث: ١٩٧٥

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْبِيضَ: ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ. ❶

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا، یعنی ایام بیض کے روزے، تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو۔

ایام بیض سے مراد چاندنی راتوں کے دن ہیں، یعنی قمری مہینوں کی تیرہویں، چودہویں اور پندرہویں تاریخ۔ بیض کا معنی سفید اور روشن، لیالی ان راتوں کی صفت ہے، ان دنوں کو ایام بیض کہا جاتا ہے، ان راتوں کو بیض اس لئے کہتے ہیں کہ ان راتوں میں چاندنی اول سے آخر تک رہتی ہے، گویا پوری رات روشن و چمکدار رہتی ہے، یا ان دنوں کو بیض اس لئے کہتے ہیں کہ ان ایام کے روزے گناہوں کی تاریکی کو دور کرتے ہیں، اور قلوب کو روشن و مجلیٰ کرتے ہیں۔

ہر ماہ تین روزے باطنی بیماریوں سے حفاظت کا ذریعہ ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يُذْهِبْنَ وَحَرَ الصَّدْرِ. ❷

ترجمہ: رمضان کے روزے اور ہر ماہ تین روزے دل کے وحر کو ختم کرتے ہیں۔

''وحر الصدر'' کہتے ہیں دل میں آنے والے برے خیالات، وساوس، حسد، کینہ، دشمنی اور انتقام کے جذبہ وغیرہ کو۔

---

❶ سنن النسائی: كتاب الصوم، كيف يصوم ثلاثة أيام من كل شهر، رقم الحديث: ۲۴۲۲

❷ مسند أحمد: ج۳۸ ص ۱۶۸، رقم الحديث: ۲۳۰۷۰

معلوم ہوا کہ روزے کے اہتمام سے اور خاص طور پر ایام بیض کے روزے رکھنے سے جب کہ خلوص وللّٰہیت کے ساتھ ہو، آدمی دل کی تمام مہلک بیماریوں سے جن کو بدترین روحانی امراض کہا جاتا ہے، محفوظ ہوجاتا ہے، عصر حاضر میں اس کی سخت ضرورت ہے، اس مختصر عمل کے ذریعے انسان روحانی امراض سے محفوظ ہوجاتا ہے، اس لیے اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

۵......پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنا

پیر اور جمعرات کے دن روزہ رکھنا بھی حدیث سے ثابت ہے، اور حکم کے اعتبار سے مستحب ہے، خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیر اور جمعرات کے روزے رکھتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ ،فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ. ❶

ترجمہ: پیر اور جمعرات کے دن انسانوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں، میں پسند کرتا ہوں کہ روزہ کی حالت میں میرے اعمال پیش کیے جائیں۔

٦......شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے رکھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں؛

فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ . ❷

ترجمہ: جس کثرت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان میں روزے رکھتے ہوئے دیکھا ہے، کسی مہینے میں نہیں دیکھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے صرف چند دن کو چھوڑ کر تقریباً پورا مہینہ ہی روزہ رکھتے تھے۔

❶ سنن الترمذی: أبواب الصوم ،باب ما جاء في صوم يوم الإثنين والخميس، رقم الحديث: ٧٤٧

❷ صحيح البخاری: كتاب الصوم، باب صوم شعبان، رقم الحديث: ١٩٦٩

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے علاوہ شعبان کے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے تھے، اس لئے اس ماہ میں روزے رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیے، یہ درحقیقت رمضان کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنا ہے۔

اسلافِ امت روزوں کا بڑا اہتمام کرتے تھے، فرض تو فرض ہے وہ حضرات مسنون اور نفلی روزے بھی کثرت کے ساتھ رکھتے تھے۔

احترام رمضان کے سبب ایک غیر مسلم کی مغفرت

ایک مرتبہ ایک مجوسی کے بیٹے نے رمضان المبارک کے دنوں میں کھانا کھایا، جب اس نے کھلے عام کھانا کھایا تو اس مجوسی کو بہت غصہ آیا، اس نے اپنے بیٹے کو ڈانٹ ڈپٹ کی کہ تجھے شرم نہیں آتی کہ یہ مسلمانوں کا مقدس مہینہ ہے، وہ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور تو دن میں اس طرح کھلے عام کھا رہا ہے، خیر بات آئی گئی ہوگئی۔

اس مجوسی کے پڑوس میں ایک بزرگ رہتے تھے، جب اس مجوسی کا انتقال ہوگیا تو اس بزرگ نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ مجوسی جنت کی بہاروں میں ہے، وہ بڑے حیران ہوئے، اس سے پوچھنے لگے کہ آپ تو مجوسی تھے اور میں آپ کو جنت میں دیکھ رہا ہوں، وہ جواب میں کہنے لگا کہ ایک مرتبہ بیٹے نے رمضان المبارک میں کھلے عام کھانا کھایا تھا اور میں نے رمضان المبارک کے ادب واحترم کی وجہ سے اس کو ڈانٹا تھا، اللہ تعالی کو میرا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ موت کے وقت مجھے کلمہ پڑھنے کی توفیق نصیب فرما دی، اس طرح مجھے اسلام پر موت آئی اور اب میں جنت میں مزے لے رہا ہوں۔

صرف ادب کا یہ حال ہے کہ ایک کافر مجوسی کو ایمان کی توفیق نصیب ہوتی ہے، تو جو صحیح معنی میں روزہ رکھے گا اس کا کیا عالم ہوگا، اندازہ کریں، اسی طرح جو آدمی رمضان کی بے احترامی کرے گا اس کی سزا کیا ہوگی، اس کا بھی اندازہ کرلیں۔ [1]

[1] نزهة المجالس: كتاب الصوم، باب فضل رمضان، ج ۱ ص ۱۹۱

روزہ رکھنے کے اسرار وحکمتیں

فطرت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کی عقل کو اُس کے نفس پر غلبہ اور تسلط دائمی حاصل رہے، مگر بباعث بشریت بسا اوقات اس کا نفس اس کی عقل پر غالب آتا ہے۔لہذا تہذیب وتزکیہ نفس کے لئے اسلام نے روزہ کو اصول میں سے ٹھہرایا ہے۔

۱......روزہ سے انسان کی عقل کو نفس پر پورا پورا تسلط وغلبہ حاصل ہو جاتا ہے۔

۲......روزہ سے خشیت اور تقوی کی صفت انسان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ارشادِ خداوندی ہے ''**لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ**'' یعنی روزہ تم پر اس لئے مقرر ہوا کہ تم متقی بن جاؤ۔

۳......روزہ رکھنے سے انسان کو اپنی عاجزی ومسکنت اور خدا تعالیٰ کے جلال اور اس کی قدرت پر نظر پڑتی ہے۔

۴......روزہ سے چشم بصیرت کھلتی ہے۔

۵......دُور اندیشی کا خیال ترقی کرتا ہے۔

۶......کشف حقائق الاشیاء ہوتا ہے۔

۷......درندگی وبہمیت سے دوری ہوتی ہے۔

۸......ملائکہ الٰہی سے قرب حاصل ہوتا ہے۔

۹......خدا تعالی کی شکر گزاری کا موقع ملتا ہے۔

۱۰......انسانی ہمدردی کا دل میں اُبھار پیدا ہوتا ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جس نے بھوک اور پیاس محسوس ہی نہ کی ہو، وہ بھوکوں اور پیاسوں کے حال سے کیونکر واقف ہوسکتا ہے اور وہ رزاق مطلق کی نعمتوں کا شکریہ علی وجہ الحقیقت کب ادا کرسکتا ہے۔ اگر چہ زبانسے شکریہ ادا کرے مگر جب تک اس کے معدہ میں بھوک اور پیاس کا اثر اور اس کی رگوں اور پٹھوں میں ضعف وناتوانی

کا احساس نہ ہو وہ نعمتہائے الٰہی کا کما حقہٗ شکر گزار نہیں بن سکتا، کیونکہ جب کسی کی کوئی محبوب ومرغوب مالوف چیز کچھ زمانہ گم ہو جاوے تو اس کے فراق سے اس کے دل کو اس چیز کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

۱۱......روزہ موجب صحت جسم وروح ہے، چنانچہ قلت اکل وشرب کو اطباء نے صحتِ جسم کے لئے اور صوفیاء کرام نے صفاءِ دل کے لئے مفید لکھا ہے۔

۱۲......روزہ انسان کے لئے ایک روحانی غذا ہے جو آئندہ جہاں میں انسان کو ایک غذا کا کام دیگا۔ جنہوں نے اس غذا کو ساتھ نہیں لیا وہ اس جہان میں بھوکے پیاسے ہوں گے اور اُن اُس جہان میں روحانی افلاس ظاہر ہوگا، کیونکہ انہوں نے اپنی غذا کو ساتھ نہیں لیا اور یہ بات ماننے کے لائق ہے، جبکہ کھانے پینے کی تمام اشیاء خداوند تعالیٰ ہی کے خزانہ رحمت سے انسان کو ملتی ہیں تو جن اشیاء کو وہ یہاں چھوڑتا ہے اس کا عوض وہاں ضرور دیگا جو یہاں سے بہتر وافضل ہوگا۔

(۱۳) روزہ محبت الٰہی کا ایک بڑا نشان ہے جیسے کہ کوئی شخص کسی کی محبت میں سرشار ہو کر کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے اور بیوی کے تعلقات بھی اس کو بھول جاتے ہیں، ایسے ہی روزہ دار خدا کی محبت میں سرشار ہو کر اسی حالت کا اظہار کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ روزہ غیر اللہ کے لئے جائز نہیں ہے۔ ❶

ماہِ رمضان میں روزہ رکھنے کی وجہ

ماہ رمضان میں روزہ رکھنے کی وجہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمائی ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنْزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ. (البقرۃ: ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

---

❶ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص ۹۹، ۱۰۰

پس چونکہ رمضان میں قرآن کریم نازل ہوا ہے، لہذا یہ مہینہ برکاتِ الٰہیہ کے نزول کا موجب ہے اس لئے اس میں روزہ رکھنے سے اصل غرض جو ''لَعَلَّکُمْ تَتَّقُونَ'' میں مذکور ہے بوجہ اکمل حاصل ہو جاتی ہے۔

ماہِ رمضان میں ختم قرآن کی وجہ

اس مہینہ میں قرآن کریم کا ختم کرنا اس وجہ سے مسنون ہے کہ قرآن کریم کا نزول اسی مہینہ میں ہوا ہے، پس جو شخص اس مہینہ میں قرآنِ کریم کو ختم کرتا ہے وہ ساری اصلی اورظلی برکات کا وارث ہو جاتا ہے، وجہ یہ کہ ماہِ رمضان ساری اسلامی برکات دخیرات کا جامع ہے، ہر ایک دینی برکت اور خیر جو تمام سال میں کسی کو ملتی ہے وہ اس عظیم الشان ماہ کی برکات وخیرات کے راستے سے آتی ہے، اس مہینہ کی حمیت سارے سال کی حمیت کا باعث ہوتی ہے اور اس مہینہ کا تفرقہ سارے سال کے تفرقہ کا سبب ہوتا ہے، کیونکہ منبع خیرات و برکات مصلح عالم اصغرو اکبر یعنی قرآن کریم کا نزول اسی مہینہ میں ہوا ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ. (البقرة: ۱۸۵)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔ ❶

روزہ کے تین درجات ہیں

ایک عوام کا روزہ ہے، ایک خواص کا اور ایک اخص الخواص لوگوں کا۔

۱......عوام کا روزہ تو یہ ہے کہ پیٹ اور شرم گاہ کو ان کی خواہشات (کھانے پینے اور جماع کرنے) پر عمل کرنے سے روکا جائے۔

۲......خواص کا روزہ یہ ہے کہ آنکھ، کان، زبان، ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو گناہوں سے باز رکھے۔

❶ احکام اسلام عقل کی نظر میں: ص۱۰۰، ۱۰۱

۳......اخص الخواص لوگوں کا روزہ یہ ہے کہ دل کو دنیاوی تفکرات اور فاسد خیالات سے پاک وصاف رکھا جائے، تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو، کسی اور طرف بالکل نہ ہو۔اس طرح کا روزہ اللہ اور یوم آخرت کے علاوہ کسی اور چیز میں فکر کرنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔یہی صلحائے امت اور مقربین کا درجہ ہے۔❶

روزہ کی تکمیل چھ چیزوں سے ہوتی ہے

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

۱......نظر کی حفاظت: یعنی بری اور مکروہ چیزوں کی طرف التفات نہ ہو، ان چیزوں کو بھی دیکھنے سے گریز کیا جائے جن سے توجہ بٹتی ہے اور خدا تعالیٰ کی یاد سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔

۲......زبان کی حفاظت: زبان کو جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور فحش گوئی سے محفوظ رکھا جائے، کوئی ایسی بات نہ ہو جس سے جھگڑا پیدا ہو، یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچے۔زبان کا روزہ یہ ہے کہ اللہ تعالی کا ذکر اور قرآنِ کریم کی تلاوت زبان پر جاری رہے اور کوئی غلط بات زبان سے نہ نکلے۔حضرت لیث رحمہ اللہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ دو عادتیں روزہ خراب کر دیتی ہیں: ایک غیبت اور دوسری جھوٹ۔

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ. ❷

ترجمہ: روزہ ایک ڈھال ہے، اگر تم میں سے کوئی شخص روزے سے ہو تو وہ فحش گوئی نہ کرے اور نہ جہالت سے پیش آئے، اگر کوئی شخص اس سے لڑنے لگے یا گالم گلوچ کرنے لگے تو اس سے یہ کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں، آپ نے یہ جملہ (میں روزے سے ہوں) دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔

---

❶ إحيا علوم الدين: كتاب أسرار الصوم، الفصل الثاني، ج ا ص ۲۳۴

❷ صحيح البخاري: كتاب الصوم، باب فضل الصوم، رقم الحديث: ۱۸۹۴

۳......کانوں کی حفاظت: یعنی بری باتیں سننے میں کانوں کو مشغول نہ کرے، اس سلسلے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جس بات کا کہنا حرام ہے اس بات کا سنا بھی حرام ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں جھوٹی باتیں سنے والوں اور حرام خوروں کا ذکر ایک ہی جگہ کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ. (المائدة: ۴۲)

ترجمہ: یہ لوگ غلط بات سننے کے عادی ہیں بڑے حرام کھانے والے ہیں۔

ایک جگہ ارشادِ خداوندی ہے:

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ. (المائدة: ٦٣)

ترجمہ: ان کے مشائخ اور علماء ان کو گناہ کی باتیں کہنے اور حرام کھانے سے آخر کیوں منع نہیں کرتے؟ (حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ طرزِ عمل نہایت برا ہے۔)

اس سے معلوم ہوا کہ غیبت سن کر خاموش رہنا درست نہیں۔

۴......دیگر اعضاء کو گناہوں سے بچانا: یعنی ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء کو گناہوں سے باز رکھا جائے، افطار کے وقت اکلِ حلال کی پابندی کی جائے، حرام کے شبہ سے بھی گریز کیا جائے۔ کیوں کہ اس صورت میں روزے کا کوئی فائدہ نہیں کہ دن میں حلال کھانے سے رکا رہے اور جب افطار کرنے بیٹھے تو حرام رزق سے روزہ افطار کرلے۔ یہ روزہ دار اس شخص کی طرح ہے جو ایک محل تعمیر کرائے اور ایک شہر منہدم کردے۔ اس لیے کہ حلال کھانے کی کثرت بھی مضر ہوتی ہے۔ روزہ کثرت کا ضرر ختم کرتا ہے، جو شخص بہت سی دوا کھانے کے ضرر سے ڈر کر زہر کھالے تو یقیناً وہ شخص بے وقوف کہلانے کا مستحق ہے، حرام بھی ایک زہر ہے، جس طرح زہر جسم کے لیے مہلک ہے، اسی طرح حرام رزق بھی دین کے لیے مہلک ہے۔ حلال کھانے کی مثال ایک دواء کی سی ہے جس کی تھوڑی مقدار مفید ہے اور زیادہ مقدار مضر ہے، روزے کا مقصد یہ ہے کہ حلال کھانا بھی کم کھایا جائے تاکہ فائدہ زیادہ ہو، اور کثرتِ طعام کی وجہ سے عبادات میں سستی نہ ہو۔

۵......افطار کے وقت کم کھانا: یعنی افطار کے وقت حلال رزق بھی اتنا نہ کھایا جائے کہ پیٹ پھول جائے، اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی ظرف اتنا برا نہیں ہے جتنا براوہ پیٹ ہے جو رزق سے بھر دیا گیا ہو۔ انسان اپنے روزے کی ذریعہ دشمن خدا ابلیس لعین پر کس طرح غلبہ پائے گا اور نفسانی شہوتوں کا قلع قمع کس طرح کرے گا اگر دن کی (غذائی) کمی کا تدارک افطار کے وقت کرلے گا؟ عام طور پر رمضان میں طرح طرح کے کھانے پکائے جاتے ہیں اور باقی دنوں کے مقابلے میں کھانوں کی زیادہ قسمیں دستر خوان پر ہوتی ہیں، عموماً لوگ سحری، افطاری اور رات بھر میں اتنا کھاتے ہیں کہ عام دنوں میں اتنا نہیں کھاتے ۔ یہ بات اچھی طرح معلوم ہونی چاہیے کہ روزہ کا اصل مفہوم یہ ہے کہ پیٹ خالی رہے اور نفس کی خواہشات ختم ہو جائیں۔ روزے سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ روزہ دار کے نفس میں تقویٰ پیدا ہو۔ اس صورت میں روزے کا یہ مفہوم اور مقصود باقی نہیں رہتا کہ دن بھر معدہ کو بہلایا جائے اور جب شام کے وقت خواہش بڑھ جائے اور رغبت میں اضافہ ہو جائے تو لذیذ کھانے کھائے جائیں اور خوب شکم سیری حاصل کی جائے، یقیناً اس صوت میں تقویٰ پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ کھانے کی رغبت اور بڑھے گی، خواہشات کو مزید تحریک ملے گی، غالباً اگر بے روزہ ہوتا تو یہ رغبت نہ بڑھتی اور نہ خواہشات کو زیادہ تحریک ملتی۔

۶......افطار کے بعد روزے کی قبولیت کے بارے میں خوف وامید دونوں ہوں: یعنی افطار کے بعد دل میں خوف اور امید کے ملے جلے جذبات ہوں، اس لیے کہ روزہ دار یہ نہیں جانتا کہ اس کا روزہ مقبول ہوا ہے یا نہیں، نیز یہ کہ اسے مقربین کے زمرہ میں شمار کیا گیا ہے یا ان لوگوں کے زمرے میں جو غضب الٰہی کے مستحق ہیں۔ ہر عبادت سے فراغت کے بعد یہی تصور ہونا چاہیے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ عید کے دن ایک جگہ سے گزرے، آپ نے دیکھا کہ کچھ لوگ ہنس رہے ہیں اور کھیل کود میں مصروف ہیں، آپ نے فرمایا:

إن اللّٰه عز وجل جعل شهر رمضان مضماراً لخلقه يستبقون فيه لطاعته فسبق قوم ففازوا وتخلف أقوام فخابوا فالعجب كل العجب للضاحک اللاعب فی اليوم الذی فاز فيه السابقون وخاب فيه المبطلون.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے رمضان کو مخلوق کے لیے سبقت کرنے کا میدان قرار دیا ہے، کچھ لوگ آگے بڑھے گئے اور کامیاب قرار پائے اور کچھ لوگ پیچھے رہ گئے اور ناکام ٹھہرے، تعجب ہے کہ ان لوگوں پر جو آج کے دن ہنسی میں مصروف ہیں، خدا کی قسم! اگر حقائق منکشف ہونے لگیں تو کامیاب کو اتنی خوشی ہو کہ وہ اس کھیل میں مصروف نہ ہو سکے اور ناکام کو اتنا غم ہو کہ اسے ہنسی نہ آئے۔

حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ سے کسی شخص نے کہا کہ آپ بوڑھے ہیں، روزہ آپ کو کمزور کر دیتا ہے، فرمایا کہ میں ایک طویل سفر کی تیاری میں مصروف ہوں:

والصبر على طاعة اللّٰه سبحانه أهون من الصبر على عذابه.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر صبر کرنا اس کے عذاب پر صبر کرنے سے زیادہ آسان ہے۔

چنانچہ علمائے آخرت روزے کا مقصد یہ سمجھتے ہیں کہ روزہ دار میں اللہ تعالیٰ کی صفت صمدیت (بھوک اور پیاس کا نہ ہونے) کا ظہور ہو، اور شہوت نہ ہونے میں اس کی مشابہت فرشتوں سے ہو۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عقلمندوں کا سونا اور افطار کرنا کتنا اچھا عمل ہے اور بے وقوفوں کا جاگنا اور روزہ رکھنا کتنا برا ہے، (جب کہ وہ خلافِ شرع کاموں سے نہ بچیں) اہل یقین اور اصحاب تقوی کا ذرہ برابر عمل بے وقوفوں کے پہاڑ برابر عمل سے افضل ہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں:

کم من صائم مفطر وکم من مفطر صائم والمفطر الصائم هو الذی یحفظ جوارحه عن الآثام ویأکل ویشرب والصائم المفطر هو الذی یجوع ویعطش ویطلق جوارحه. ❶

ترجمہ: بہت سے روزہ دار افطار کرنے والے ہیں اور بہت سے افطار کرنے والے روزہ دار ہیں، افطار کرنے والے روزہ دار وہ لوگ ہیں جو اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچاتے ہیں اور پھر روزہ افطار کرتے ہیں، کھاتے پیتے ہیں اور روزہ دار افطار کرنے والے وہ ہیں جو دن بھر بھوکے پیاسے رہتے ہیں لیکن اپنے اعضاء گناہوں سے محفوظ نہیں رکھ پاتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزوں کا اہتمام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

کَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. ❷

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں افطار کرتے جاتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے، اور روزہ رکھتے جاتے اور ہم گمان کرتے کہ آپ اس مہینہ میں افطار نہیں کریں گے، اور رات میں اگر کوئی نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا، اور سونے کی حالت میں دیکھنا چاہتا تو دیکھ لیتا۔

یعنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفلی روزوں کا بڑا اہتمام کرتے تھے، اور درمیان میں افطار بھی کیا کرتے تھے۔

---

❶ إحیاء علوم الدین مع تغییر: کتاب أسرار الصوم، الفصل الثانی، ج ۱ ص ۲۳۴ تا ۲۳۸

❷ صحیح البخاری: کتاب الصوم: باب ما یذکر من صوم النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وإفطاره، رقم الحدیث: ۱۹۷۲

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا روزوں اور قیام الیل کا اہتمام

حضرت قیس بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو ایک طلاق دی، تو انکے پاس انکے خالو عثمان اور قدامہ آئے، پس وہ کہنے لگی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھوک کی وجہ سے طلاق نہیں دی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تو حضرت حفصہ پردہ کرنے لگیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِی جِبْرِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: رَاجِعْ حَفْصَةَ فَإِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ، وَإِنَّهَا زَوْجَتُکَ فِی الْجَنَّةِ. ①

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا: حفصہ سے رجوع کرو، اس لئے یہ روزہ رکھنے والی اور راتوں کو قیام کرنے والی ہے اور جنت میں آپ کی زوجہ ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا مقام نہایت بلند ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آکر بتلایا کہ یہ جنت میں آپ کی زوجہ ہیں اور یہ نہایت عبادت گزار ہیں کہ دن کو روزہ اور رات کو تہجد کا اہتمام کرتی ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا روزوں کا اہتمام

حضرت عون بن ابی جحیفہ رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے گئے، تو حضرت ام درداء کو خستہ اور پریشان حال پایا، ان سے پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ”**لَیْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا**“ تمہارے

---

① المعجم الکبیر: باب القاف، ج۱۸ ص ۳۶۵، رقم الحدیث: ۹۳۴/ مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: کتاب المناقب، باب فضل حفصة بنت عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه، ج۹ ص ۲۴۵، رقم الحدیث: ۱۵۳۳۴/ قال الهیثمی: ورجاله رجال الصحیح

بھائی ابودرداء کو دنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔ پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کیا اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا تم بھی کھاؤ، انہوں نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تو نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کھا لیا، جب رات آئی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اٹھے تاکہ عبادت کریں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: سوئے رہو، چنانچہ وہ سو گئے، پھر عبادات کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا: سوئے رہو، جب رات کا آخری حصہ آیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب اٹھو، پھر دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا:

إِنَّ لِرَبِّکَ عَلَیْکَ حَقًّا، وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا، وَلِأَهْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّهُ. ❶

ترجمہ: تیرے رب کا تجھ پر حق ہے اور تیری جان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے بچوں کا تجھ پر حق ہے اس لئے ہر مستحق کا حق ادا کرو۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ بیان کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "صَدَقَ سَلْمَانُ" سلمان نے سچ کہا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا روزوں کا اہتمام

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (میرے بارے میں) یہ بات پہنچی کہ میں (مسلسل) روزے رکھتا رہتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف پیغام بھیجا تو میں نے

❶ صحيح البخاری: كتاب الصوم، بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ، رقم الحديث: ١٩٦٨

آپ سے ملاقات کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَمْ أُخبَرْ أَنَّکَ تَصُومُ وَلَا تُفطِرُ، وَتُصَلِّي اللَّيلَ؟ فَلَا تَفعَلْ، فَإِنَّ لِعَيْنِکَ حَظًّا، وَلِنَفْسِکَ حَظًّا، وَلِأَهْلِکَ حَظًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا، وَلَکَ أَجْرُ تِسْعَةٍ. ❶

ترجمہ: کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تو روزے رکھتا رہتا ہے اور افطار نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہے، تو اس طرح نہ کر، کیونکہ تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور نماز بھی پڑھ اور نیند بھی کر، اور ہر دس دنوں میں سے ایک دن کا روزہ رکھ اور یہ تیرے لئے نو روزوں کا اجر بن جائے گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھ لے، انہوں نے عرض کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور نہیں بھاگتے تھے جب کسی دشمن سے سامنا ہو جائے۔

حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کا سفر میں بھی نفلی روزوں کا اہتمام

حضرت عطیہ بن قیس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دمشق سے لوگ حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کے پاس آئے، اور یہ روم کی زمین میں غازی تھے، اور انہوں نے اپنے خیمے میں ایک گھڑا کھودا تھا اور اسمیں ایک بستر رکھا تھا اور پانی تھا، لوگوں نے کہا: کس چیز نے تم کو روزے پر ابھارا حالانکہ آپ مسافر ہے، انہوں نے کہا:

❶ صحیح مسلم: کتاب الصیام، بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهِ أَوْ فَوَّتَ بِهِ حَقًّا... الخ، رقم الحدیث: ۱۱۵۹

لَوْ حضَرَ قِتَالٌ لَأَفْطَرْتُ،وَلَتهَيَّأْتُ لَهُ وَتقَوَّيْتُ،إِنَّ الخَيْلَ لا تَجْرِي الْغَايَاتِ وَهُنَّ بُدَّنٌ،إِنَّمَا تَجْرِي وَهُنَّ ضُمَّرٌ،أَلاَ وَإِنَّ أَيَّامَنَا بَاقِيَةٌ جَائِيَةٌ، لَهَا نَعْمَلُ. ❶

ترجمہ: اگر جنگ کا موقع ہوگا تو میں افطار کروں گا اور میں اس کے لئے تیاری کروں گا اور اپنے جسم کو تقویت دوں گا، گھوڑے بھی تیز رفتار نہیں ہوتے جب وہ پیٹ بھرے ہوئے بھاری جسم ہوں، اور وہ اس وقت تیز فتار ہوتے ہیں جب وہ ہلکے (یعنی خالی پیٹ) ہوتے ہیں، ایسے ایام آنے والے ہیں جن میں ہم خالی پیٹ ہوں گے اُسی کے لئے عمل کر رہے ہیں۔

کثرتِ صوم کی وجہ سے بدن کا رنگ زرد ہو گیا

حضرت علقمہ بن مرثد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ زہد آٹھ تابعیوں پر ختم ہوتا ہے، ان میں سے ایک اسود بن یزید رحمہ اللہ ہیں، یہ عبادت میں بہت زیادہ جدوجہد کرتے، روزے اتنے رکھتے کہ بدن زرد ہو جاتا، حضرت علقمہ بن قیس رحمہ اللہ ان سے کہا کرتے: کیوں اپنے اس جسم کو عذاب دے رہے ہو؟ امام اسود رحمہ اللہ فرمانے لگے: ”رَاحَةُ هـٰذَا الْجَسَدِ أُرِيْدُ“ میں اس جسم کو راحت دینا چاہتا ہوں۔ (یعنی یہاں کی بھوک آخرت کی راحت کا ذریعہ ہے۔) ❷

کثرتِ صوم کی وجہ سے رنگت تبدیل ہوگئی

امام ہشام بن حسان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علاء بن زیاد رحمہ اللہ کا کھانا دن میں ایک روٹی ہوا کرتی تھی، اور فرماتے ہیں: ”وَكَانَ يَصُومُ حَتَّى يَخْضَرَّ، وَيُصَلِّى حَتَّى

❶ تاريخ مدينة دمشق: حرف العين، ج۷۲ ص۲۰۷، رقم الترجمة: ۳۲۱۳/سير أعلام النبلاء: ترجمة: أبو مسلم الخولانى، ج۴ ص۱۰

❷ حلية الأولياء: فمن الطبقة الأولى من التابعين، ترجمة: الأسود بن يزيد النخعى، ج۲ ص۱۰۳

یَسْقُطَ" روزے اتنے رکھتے کہ سبز ہوجاتے اور نماز اتنی پڑھتے کہ گر جاتے۔

تو اِن کے پاس چند حضرات آئے اور کہا: "**إِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَأْمُرْکَ بِھٰذَا کُلِّہٖ**" بے شک اللہ نے ان سب چیزوں کا حکم نہیں دیا ہے۔تو انہوں نے کہا: "**إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ مَمْلُوکٌ**" میں مملوک غلام ہوں (میں اللہ رب العزت کی بندگی اور عجز وانکساری میں زندگی گزاروں گا۔)❶

روزے اور قیام اللیل پر قادر نہ ہونے پر نہایت غمگین ہونا

حضرت مبارک بن فضالہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ثابت بن اسلم بنانی رحمہ اللہ کے پاس آیا، وہ اوپر کی منزل میں تھے، اور وہ مسلسل اپنے ساتھیوں کا ذکر کرکے فرما رہے تھے:

یَا إِخْوَتَاہُ لَمْ أَقْدِرْ أَنْ أُصَلِّیَ الْبَارِحَةَ کَمَا کُنْتُ أُصَلِّی وَلَمْ أَقْدِرْ أَنْ أَصُومَ کَمَا کُنْتُ أَصُومُ وَلَمْ أَقْدِرْ أَنْ أَنْزِلَ إِلَی أَصْحَابِی فَأَذْکُرُ اللّٰہَ کَمَا کُنْتُ أَذْکُرُہُ مَعَھُمْ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمّ إِذْ حَبَسْتَنِی عَنْ ثَلَاثٍ فَلَا تَدَعْنِی فِی الدُّنْیَا سَاعَةً.❷

ترجمہ: اے بھائیوں! میں شام کی نماز پڑھنے پر قادر نہیں ہوں جیسا کہ میں پہلے نماز پڑھتا تھا، اور میں روزے رکھنے پر قادر نہیں ہوں جیسا کہ میں پہلے روزے رکھتا تھا، اور میں ساتھیوں کے پاس آنے پر قادر نہیں ہوں کہ اللہ کا ذکر کروں جیسا کہ میں انکے ساتھ اللہ کا ذکر کیا کرتا تھا، پھر کہا: اے اللہ! اگر آپ مجھے ان تین چیزوں سے روکتے ہیں تو مجھے ایک لمحہ بھی دنیا میں مت چھوڑ۔

---

❶ تاریخ الإسلام للذھبی: حرف العین، ترجمة: العلاء بن زیاد، ج٦ ص٧٤٤، رقم الترجمة: ٣٦٧

❷ تاریخ الإسلام: الطبقة الثالثة عشر، ترجمة: ثابت بن أسلم البنانی، ج٨ ص٥٦

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نفلی روزوں کا اہتمام

حضرت زبیر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے نقل کرتے ہیں جنھیں زَہیمہ کہا جاتا تھا، فرماتی ہیں:

كَانَ عُثْمَانُ يَصُومُ الدَّهْرَ، وَيَقُومُ اللَّيْلَ إِلَّا هَجْعَةً مِنْ أَوَّلِهِ. ❶

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے اور ساری رات اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، بس شروع رات میں کچھ دیر آرام کرتے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صائم الدھر تھے، یعنی مسلسل روزے رکھا کرتے تھے۔

حضرت خنساء بنت خدام نے چالیس سال مسلسل روزے رکھے

حضرت حفص بن عمرو الجمعی فرماتے ہیں کہ یمن میں ایک خاتون تھیں جن کا نام خنساء بنت خدام تھا، انہوں نے چالیس سال متواتر روزے رکھے، جس کی وجہ سے ہڈی اور چمڑہ ایک ہوگیا تھا۔ اللہ کی یاد میں اتنا روتی تھیں کہ دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ امام طاؤس اور امام وہب بن منبہ رحمہما اللہ بھی ان کی تعظیم کرتے تھے۔ جب رات آجاتی اور ہر طرف سناٹا چھا جاتا تو ان کی غم میں ڈوبی ہوئی آواز بلند ہوتی:

اے رب العالمین! کب تک تو اس دنیا میں مقید رکھے گا، جلد اس سے نجات دے تاکہ تیرا وعدہ پورا ہوتا ہوا دیکھ سکوں، یہ کہہ کر ان پر گریہ طاری ہو جاتا تھا حتی کہ پڑوس والے بھی ان کے رونے کی آواز دیر تک سنتے رہتے۔ ❷

❶ حليه الأولياء: المهاجرون من الصحابة: عثمان بن عفان رضى الله عنه، ج ا ص ۵۶

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات اليمن، ترجمة: خنساء بنت خدام، ج ا ص ۴۶۱

کثرت سے روزے رکھنے کی وجہ سے اعضاء بھی کام چھوڑ گئے

عباد بن عباد اور ابوعتبہ بن خواص رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ ہم زجلہ عابدہ رحمہا اللہ کے پاس گئے۔ اس نے اتنے روزے رکھے کہ کالی سیاہ ہوگئیں، اتنی روئیں کہ آنکھیں چندھیا گئیں تھیں، نماز اتنی پڑھی کہ ٹانگیں کام کرنا چھوڑ گئی تھیں، اب بیٹھ کے نماز پڑھتی تھیں۔

ہم گئے جا کر ہم نے سلام کیا اور ہم نے اللہ کی معافی اور بخشش کا ذکر کیا۔ ہمارا ارادہ تھا کہ وہ کچھ اپنے اوپر نرمی کرے، اس نے ایک چیخ ماری اور کہا:

میں اپنے جگر کے زخم کو جانتی ہوں، اپنے دل کی تکلیف کو بھی جانتی ہوں، خدا کی قسم! مجھے یہ پسند ہے کہ کاش اللہ مجھے پیدا نہ فرماتا، اور میں کچھ بھی نہ ہوتی، پھر انہوں نے دوبارہ نماز پڑھنا شروع کردی، ہم نے ان کو نماز کی حالت میں چھوڑ دیا اور چلے آئے۔ ❶

کثرت سے روزے رکھنے کی وجہ سے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا

سوید بن عمر کلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان کے شہر میں ایک عبادت گزار خاتون تھیں، رات میں وہ بہت کم سوتی تھیں، جب ان سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ قبر کی نیند بہت لمبی ہے اور گہری ہے۔ وہ خاتون سخت گرمیوں میں بھی روزے رکھتی تھی، جس کی وجہ سے چہرے کا رنگ بھی کالا پڑ گیا تھا۔

جب ان سے روزہ رکھنے کی کمی کرنے کو کہا گیا تو فرمایا: اب میری آسودگی اور سیرابی تو آخرت میں ہی ہوگی۔ محمد بن نصر رحمہ اللہ اور ان کے ساتھی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے کہ کچھ دیر آخرت کی باتیں کریں، تو تھوڑی دیر بعد وہ فرماتیں کہ اب اٹھو اور جاؤ، بات وہیں اچھی لگے گی جہاں نہ کوئی غم ہوگا نہ موت ہوگی اور نہ ہی کوئی تھکن ہوگی۔ ❷

❶ صفة الصفوة: ذكر المصطفات من عابدات البصرة، ترجمة: زجلة العابدة، ج۲ ص ۲۵۲

❷ صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الكوفيات مجهولات الأسماء، ج۲ ص ۱۱۴

حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کا عیدین اور ایامِ تشریق کے علاوہ ہمیشہ روزے رکھنا

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ اپنی عبادت کی جگہ میں داخل ہوتیں ظہر اور عصر، مغرب، عشاء، فجر ادا کرتیں پھر بیٹھی رہتیں حتی کہ دن چڑھ جاتا پھر باہر آتیں، اور یہ نکلنا ان کی نینداور ان کے وضو کے لئے ہوتا، پھر نماز کے وقت دوبارہ آجاتیں:

مہدی بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مکثت حفصة فی مصلاها ثلاثین سنة لا تخرج إلا لحاجة أو لقائلة.❶

ترجمہ: حفصہ اپنی عبادت کی جگہ میں تیس سال رہیں، صرف اپنی ضروری حاجت اور قیلولہ کے لئے نکلتیں۔

عبدالکریم بن معاویہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ذکر لی عن حفصة أنها کانت تقرأ نصف القرآن فی کل لیلة وکانت تصوم الدهر وتفطر العیدین وأیام التشریق.❷

ترجمہ: مجھے بتایا گیا کہ حفصہ ہر رات آدھا قرآن پڑھتی ہے اور سوائے عیدین اور ایام تشریق کے ہمیشہ روزے رکھتی ہے (عیدین، یوم الفطر یوم الاضحیٰ اور ایام تشریق گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ ان میں روزے رکھنا شرعاً ممنوع ہے۔)

روزوں کی کثرت کی وجہ سے چہرے کی رنگت تبدیل ہوگئی

ابوبکر بن عبید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں محمد بن حسین نے بتایا، محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ ہمیں شہاب بن عباد نے خبر دی، شہاب فرماتے ہیں کہ ہمیں سوید بن عمرو کلبی

---

❶صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سیرین، ج۲ ص ۲۴۱

❷صفة الصفوة: ذکر المصطفیات من عابدات البصرة، ترجمة: حفصة بنت سیرین، ج۲ ص ۲۴۱

نے بتایا کہ ایک عورت تھی رات کو بہت کم سوتی تھی، اس پر اس کو ڈانٹا گیا تو اس نے کہا:

كفى بالموت وطول الرقدة فى القبور للمؤمنين رقادا.

ترجمہ: موت کافی ہے اور مؤمنوں کے لئے قبر میں بڑی راحت والی نیند ہے۔

ابوبکر فرماتے ہیں کہ محمد بن حسین نے اسی سند کے ساتھ کچھ اور الفاظ نقل کئے ہیں کہ وہ سخت گرمی میں روزہ رکھتی حتی کہ اس کا رنگ سیاہ ہوگیا اور اس کا چہرہ متغیر ہوگیا، اس کو اس بارے میں کہا گیا تو اس نے کہا کہ پیاسی اور بھوکی رہتی ہوں تاکہ آخرت میں یہ تکلیفیں نہ ہوں:

قد بكت حتى اسود مجارى دموعها من وجهها، فكان يأتيها محمد بن النضر وأصحابه فيحادثها ساعة ثم تقول: قوموا فالحديث هناك يطيب فى دار لا هم فيها ولا موت ولا تعب. (1)

ترجمہ: اور روتی تھی یہاں تک کہ اس کے چہرے پر آنسو بہنے کی وجہ سے لکیریں پڑ گئی تھیں، محمد بن نضر اور ان کے ساتھی اس کے آس پاس باتیں کرتے تو وہ کہتی تھی چلے جاؤ، باتیں تو وہاں اچھی ہیں جہاں نہ غم ہو نہ موت ہو نہ پریشانی ہو۔

حضرت نفیسہ کی عبادت وریاضت اور روزے کی حالت میں انتقال

حضرت نفیسہ بنت حسن کا شمار دوسری صدی ہجری کی سرآمد روزگار عالمات وعارفات میں ہوتا ہے، وہ حضرت حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کی صاحبزادی اور حضرت اسحاق بن جعفر صادق بن محمد بن باقر بن علی زین العابدین بن حسین بن علی کی اہلیہ تھیں، ۱۴۵ھ بروایتِ دیگر ۱۳۴ھ میں پیدا ہوئیں، اہلِ بیت کے تقوی شعار گھرانے میں پلی بڑھیں اور جملہ محاسن اخلاق کا پیکر جمیل بن گئیں، سب سے پہلے

(1) صفة الصفوة: ذكر المصطفيات من عابدات الكوفيات مجهولات الأسماء، ج ۲ ص ۱۱۳، ۱۱۴

قرآن پاک حفظ کیا، پھر تفسیر، حدیث اور دوسرے علوم دینیہ میں کمال حاصل کیا، اس کے بعد اپنا بیشتر وقت عبادت وریاضت میں گزارنے لگیں۔

سن بلوغت کو پہنچیں تو ان کی شادی اپنے ابن عم اسحاق بن جعفر صادق سے ہوگئی، وہ بھی نہایت عابد وزاہد نوجوان تھے، انہوں نے مدت تک مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ میں قیام کیا، اس دوران میں بے شمار تشنگانِ علم نے ان کی جوئے علم سے اپنی پیاس بجھائی اور وہ ''**نفیسة العلم والمعرفة**'' کے لقب سے مشہور ہوگئیں، چند سال کے بعد وہ اپنے شوہر کے ساتھ مدینہ منورہ سے مصر چلی گئیں اور وہیں مستقل اقامت اختیار کرلی، مصر جاکر ان کی عبادت وریاضت میں اور اضافہ ہوگیا، کہا جاتا ہے کہ وہ صائم الدہر اور قائم اللیل تھیں، خشیت الٰہی سے ہر وقت لرزاں وترساں رہتی تھیں، زبان اکثر توبہ استغفار میں مشغول رہتی تھی، نماز تہجد کا خاص التزام تھا، زندگی میں تیس مرتبہ حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا، حج کے موقع پر مسجد حرام میں داخل ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتیں تو تلبیہ کے وقت زاروقطار روتی جاتیں، پھر غلافِ کعبہ کے ساتھ لپٹ کر خوب روتیں اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ یہ دعا مانگتیں:

الٰہی! تو ہی میرا آقا ومولی ہے، میں ناچیز بندی تیری رضا چاہتی ہوں، تو مجھے ایسا کردے کہ میں تیری رضا پر راضی ہوں۔

حضرت امام شافعی سیدہ نفیسہ کے ہم عصر تھے، وہ اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور مختلف علمی مسائل پر گفتگو کرتے۔ ایک روایت یہ بھی کہ امام موصوف نے علم حدیث میں سیدہ نفیسہ سے استفادہ کیا، دونوں ایک دوسرے کے مرتبہ شناس اور قدردان تھے، امام شافعی نے ۲۰۴ھ میں اپنی وفات سے پہلے وصیت کی کہ میرا جنازہ سیدہ نفیسہ کے گھر کے سامنے سے گزارا جائے، چنانچہ جب ان کا جنازہ سیدہ کے گھر کے سامنے پہنچا تو انہوں نے گھر کے اندر ان کی نمازِ جنازہ پڑھی۔

حضرت نفیسہ سے بہت سی کرامات منسوب ہیں، کہا جاتا ہے کہ ان کے علم وفضل، زہد واتقاء اور کرامات کی وجہ سے اہل عصر ان کے بہت معتقد تھے، اور آج تک ان کی عقیدت کا یہی عالم ہے۔ ۲۰۸ھ میں حضرت نفیسہ نے وفات پائی تو ان کے شوہر نے ارادہ کیا کہ سیدہ کی میت مدینہ لے جا کر دفن کریں لیکن اہل مصر رو رو کر ہلکان ہو گئے، بار بار حضرت اسحاق سے التجائیں کرتے تھے کہ سیدہ کی میت کو مصر سے نہ لے جائیں، آخر انہوں نے ان کی درخواست قبول کرلی اور سیدہ نفیسہ کی آخری آرامگاہ قاہر کے قریب بنائی گئی۔ ان کا مزار ''مشہد نفیسہ'' کے نام سے مشہور ہے، اس پر سیدہ نفیسہ کے عقیدت مندوں کا ہجوم رہتا ہے۔

حضرت نفیسہ کی وفات کا واقعہ بھی بڑا ایمان افروز ہے، کہا جاتا ہے کہ وہ رمضان المبارک کے مہینے میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھیں کہ اچانک ضعف غالب ہوا اور نبض ڈوبنے لگی، سب نے اصرار کیا کہ روزہ توڑ ڈالیں لیکن انہوں نے فرمایا تیس سال سے میری یہ آرزو تھی کہ میں روزے کی حالت میں اپنے خالق کے حضور جاؤں، اب یہ آرزو پوری ہونے کو ہے تو روزہ کیوں توڑوں، یہ فرما کر قرآن کریم کی آیات پڑھتے پڑھتے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ ❶

ایک روزے دار اعرابی کا حجاج بن یوسف کو جواب

سعید بن ابی عروبہ رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حجاج بن یوسف ثقفی نے ایک سال حج کیا اور مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک تالاب پر ٹھہرا اور ناشتہ طلب کیا اور دربان سے کہا میرے ہمراہ کھانے کے لئے کسی شخص کو تلاش کرو جس سے کچھ یہاں کے حالات بھی دریافت کرسکوں، اس دربان نے پہاڑ کی طرف دیکھا

❶ تاریخ اسلام کی چار سو باکمال خواتین: ص ۱۲۲، ۱۲۳

تو وہاں ایک اعرابی ایک چادر بچھائے دوسری اوڑھے سو رہا تھا، اسے لات مار کر جگایا اور کہا کہ امیر تجھے یاد کرتا ہے، چل وہ چلا آیا، حجاج نے اسے کہا ہاتھ دھو لے اور میرے ہمراہ ناشتہ کر، اس نے جواب دیا تجھ سے اچھے شخص نے مجھے دعوت دی ہے، میں اس کی دعوت قبول کر چکا ہوں، حجاج نے سوال کیا وہ کون ہے؟ کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے روزہ کی دعوت دی تھی، میں روزہ دار ہوں، حجاج نے کہا ایسی سخت گرمی میں، کہا اس سے سخت گرمی کے دن (یعنی قیامت) کے واسطے روزہ رکھا ہے، حجاج نے کہا آج افطار کر لو کل رزہ رکھ لو، کہا اگر کل تک آپ زندگی کے ذمہ دار ہو تو میں افطار کرتا ہوں، حجاج نے کہا یہ میرے اختیار میں نہیں ہے، کہا پھر کیوں مجھ سے کہتا ہے کہ موجودہ نعمت کو کل کے بھروسہ پر چھوڑ دوں، جس پر تو قادر بھی نہیں ہے، حجاج نے کہا یہ بہت اچھا کھانا ہے، کہا تو نے اور تیرے باورچی نے اسے اچھا نہیں کر دیا ہے، بلکہ اچھا تو اس وجہ سے ہے کہ اللہ رب العزت نے تجھے صحت وعافیت عطا کی ہے، جس کی وجہ کھانا لذیذ لگتا ہے، اصل نعمت صحت اور عافیت ہے:

وَمَاطَيِّبُ الطَّبَّاخِ عَيْشَاوَاِنَّمَا　　بِعَافِيَةٍ طَالِبِ الطَّعَامِ لِطَّاعِمِ

اِذَا كَانَ لِيْ سُقْمٌ فَلَا شَيْءَ طَيِّبٌ　　وَاِنْ لَمْ يَكُنْ طَابَتْ جَمِيْعُ الطَّعَامِ

ترجمہ: باورچی روٹی کو مزیدار نہیں کر سکتا بلکہ تندرستی سے کھانے والے کو خوراک اچھی اور پسند معلوم ہوتی ہے، اگر مجھ میں کچھ مرض ہو تو کوئی چیز اچھی نہیں، اگر کوئی بیماری نہ ہو تو سب کھانے اچھے ہیں۔ (1)

---

(1) روض الریاحین: الحکایۃ الثانیۃ والعشرون بعدالمئتین، ص: ۲۱۲، ۲۱۳

روزے اور قیام اللیل کی وجہ سے خلقِ خدا کے دل میں محبوبیت

استاذ ابوعلی وقاق رحمہ اللہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت بشر حافی رحمہ اللہ لوگوں پر سے گزرے، وہ لوگ آپس میں کہہ رہے تھے کہ یہ شخص رات کو تمام رات شب بیداری کرتا ہے اور مہینے میں تین دن افطار کرتا ہے، باقی دن روزے رکھتا ہے، حضرت بشر حافی رحمہ اللہ یہ سن کر رونے لگے اور اپنے آپ کو کہنے لگے: تین دن میں ایک مرتبہ جاگتا ہوں اور جب کبھی روزہ رکھتا ہوں اسی دن شام کو افطار کرلیتا ہوں لیکن حق تعالیٰ بندے کی عبادت سے زیادہ اپنی مہربانی سے لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت ڈال دیتے ہیں، (عبادت سے کئی گنا زیادہ خلقِ خدا میں محبوبیت، عزت اور انعامات سے نوازتے ہیں،)

فَسُبْحَانَ مَنْ اَبْدَی جَمِیْلَ جَمَالِهِ عَلَی عَبْدِهِ لُطْفاً وَجُوْدَ جَوَادِهِ
وَأَخْفَی الْمَسَاوِی وَالْعُیُوْبَ تَكَرُّماً وَحِلْماً تَعَالَی سَاتِرَ الْعُبَّادِ

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جو کہ اپنے عمدہ جمال کو ظاہر کرتا ہے، اپنے بندہ پر مہربانی سے وہ خوب بخشش کرتا ہے، اور بندہ کے عیوب اور گناہ مخلوق سے پوشیدہ رکھتا ہے اور وہ نہایت حلیم و بردبار ہے کہ بندوں کے گناہوں کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ [1]

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ اسلافِ امت میں روزوں کا بڑا اہتمام تھا، یہ حضرات فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزوں کا بھی خوب اہتمام کرتے تھے، اتنی کثرت سے روزے رکھے کہ ان کے جسم لاغر ہوگئے، چہروں کی رنگتیں بدل گئیں، عبادت و ریاضت میں ان کی زندگیاں گزریں، ذوقِ عبادت اور شوقِ ریاضت اِن میں قابلِ دید ہوتا تھا۔ اللہ رب العزت ہم سب کو بھی فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزوں کے رکھنے بھی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

---

[1] روض الریاحین: الحکایۃ الخامسۃ والثلاثون بعد المئتین، ص: ۲۱۸

مؤلف کی کاوشوں پر ایک طائرانہ نظر

مولانا محمد نعمان صاحب کے علمی و تحقیقی بیانات و دروس کے لئے اس وٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں: 03112645500

اسٹاکسٹ

مکتبۃ المتین نزد المتین جامع مسجد گلزار کالونی کورنگی کراچی
0311-2645500

ادارۃ المعارف کراچی
(احاطہ جامعہ دارالعلوم کراچی، کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی)
021-35123161,021-35032020,0300-2831960

مولانا محمد ظہور صاحب
(جامعہ سراج الاسلام، پارہوتی، مردان)
0334-8414660,0313-1991422

Designed & Printed By: Shafaq Urdu Bazar Karachi. 0321-2037721